مولانا محمد داؤد مدنی کا المناک سانحہ ارتحال .... (ادارہ)

تمام حلقوں میں یہ خبر نہایت دکھ' افسوس اور کرب کے ساتھ سنی گئی کہ جامعہ سلفیہ کے مایہ ناز خطیب و مدرس معروف مبلغ مولانا محمد داؤد مدنی ایک بس کے حادثہ میں رحلت فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

آپ ۲۸ مئی رات دس بجے کوہستان بس کے ذریعے پشاور کسی اہم میٹنگ میں شمولیت کے لئے جا رہے تھے کہ یہ المناک حادثہ کھرڑیانوالہ سے چند کلومیٹر پہلے پیش آیا۔ شدید زخمی حالت میں ہسپتال منتقل کیا گیا۔ ڈاکٹروں کی سرتوڑ کوشش کے باوجود آپ جانبر نہ ہو سکے اور رات ایک بجے خالق حقیقی سے جا ملے۔

مولانا مدنی مرحوم انتہائی سادہ اور درویش صفت انسان تھے۔ میاں فضل حق مرحوم آپ کے سر پر ہمیشہ دست شفقت رکھتے تھے۔ ان ہی کی وساطت سے آپ نے جامعہ سلفیہ میں داخلہ لیا اور میاں صاحب مرحوم کی سفارش پر ہی کوٹ امین الدین کی جامع مسجد اہلحدیث میں امام اور خطیب مقرر ہوئے۔ چوہدری محمد رفیق اور چوہدری سلیم نے بھی ان کے ساتھ ہمیشہ ہمدردانہ سلوک کیا۔ جامعہ سلفیہ سے فراغت کے بعد آپ مدینہ یونیورسٹی تشریف لے گئے اور تعلیم مکمل کرنے کے بعد شیخ الحدیث مولانا ثناء اللہ مدنی اور میاں فضل حق مرحوم کی کوششوں سے آپ جامعہ سلفیہ میں بطور مدرس مقرر ہوئے اور مدینہ یونیورسٹی کی طرف سے مبعوث ہوئے۔

آپ پچیس سال تک جامعہ سلفیہ کے ساتھ وابستہ رہے۔ اس دوران آپ مختلف ذمہ داریوں کو ادا کرتے رہے۔ جس میں تدریسی فرائض کے علاوہ ادارہ امتحانات کے مدیر مقرر ہوئے اور ۱۹۸۶ء میں آپ کو جامعہ سلفیہ بطور خطیب

مقرر کیا گیا اور آخری لمحات تک آپ ان عہدوں پر کام کرتے رہے۔

آپ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ خوش مزاجی آپ کی فطرت میں شامل تھی۔ بڑا ہو یا چھوٹا ہر ایک کے ساتھ دل لگی کرتے اور خوش اخلاقی سے پیش آتے اور ہمیشہ خندہ پیشانی کا مظاہرہ کرتے۔

سادہ مگر پروقار زندگی گزاری۔ دوستوں کا بے حد احترام کرتے تھے۔ سفر اور حضر میں دوسروں کی راحت اور آرام و سکون کا بے حد خیال کرتے۔

مولانا مدنی مرحوم صحیح معنوں میں مومن اور مسلمان تھے۔ اسلام سے گہری وابستگی تھی اور کتاب و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کا بڑا جذبہ تھا۔ ہر وقت یہ کوشش ہوتی کہ کوئی کام خلاف سنت نہ ہونے پائے بلکہ اس کا مظاہرہ نظر آتا تو اسے روکنے کی ہر ممکن کوشش کرتے۔

آپ نے پوری زندگی دین کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ مثالی خطیب تھے۔ اللہ تعالی نے آپ کو خوبصورت لحن سے نوازا تھا۔ جامعہ کے علاوہ اور بہت سی جگہوں پر دعوت و تبلیغ کے لئے جاتے اور آپ کے خطاب کو پورے انہماک سے سنا جاتا۔

جامعہ سلفیہ کے ساتھ بڑا جذباتی لگاؤ تھا۔ تدریسی فرائض کے علاوہ اس کی مالی امداد کے لئے کوشش کرتے تھے۔ دوستوں کو توجہ دلاتے تھے۔ اس کی تعمیر و ترقی کے لئے کوشاں رہے۔

مولانا مرحوم کی وفات سے بہت بڑا خلا پیدا ہوا ہے۔ خاص کر جامعہ سلفیہ ایک بہترین خطیب و مدرس سے محروم ہوا ہے۔ ان کی کمی کو مدتوں محسوس کیا جائے گا۔ ادارہ جامعہ' اس کی تمام انتظامیہ' اساتذہ اور طلباء بے حد غمگین اور افسردہ ہیں اور اہل خانہ کے ساتھ پوری ہمدردی اور اظہار تعزیت کرتے ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالی مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

نماز جنازہ جامعہ سلفیہ میں بعد از نماز عصر ادا کی گئی۔ جس میں تمام مکتبہ فکر کے علماء اور ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔

جامعہ سلفیہ کے صدر میاں نعیم الرحمان' جناب صوفی احمد دین' مولانا یوسف انور' حافظ محمد یوسف' قاری محمد ایوب' شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی' مولانا عبد الشکور' مولانا عبد الحمید ہزاروی' مولانا محمد عبد اللہ چھتوی' مولانا عتیق اللہ' مولانا عبد الستار حماد' مولانا عبد الرشید حجازی' مولانا عبد الغفار اعوان' پروفیسر محمد سعید' مولانا عبد السلام بھٹوی' مولانا طیب معاذ' پروفیسر ظفر اقبال' مولانا ارشاد الحق اثری' مولانا حافظ مسعود الرحمان جانباز' قاری محمد یعقوب' مولانا عبد الشکور کے علاوہ سینکڑوں علماء نے بطور خاص شرکت کی۔

چودھری عبد العزیز کی رحلت!

بڑے افسوس اور دکھ کے ساتھ یہ خبر سنی گئی کہ میاں فضل حق مرحوم کے بڑے بھائی چودھری عبد العزیز حافظ آباد میں انتقال فرما گئے۔

انتہائی شریف الطبع اور صالح تھے۔ کم گو اور نہایت ملنسار تھے۔ صوم و صلوۃ کی سختی کے ساتھ پابندی کرتے تھے۔

حافظ آباد شہر میں دینی تعلیم کے لئے دارالحدیث محمدیہ کے نام سے ایک تعلیمی ادارہ قائم کیا تھا اور زندگی بھر اس کی آبیاری کرتے رہے۔ آپ سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اور بہت سے خیراتی اداروں کے ساتھ تعاون کرتے تھے۔

جس میں جامعہ سلفیہ بطور خاص شامل ہے۔ سالانہ گندم کے ساتھ ساتھ رمضان المبارک میں ایک خطیر رقم بھی ارسال فرمایا کرتے تھے۔ علماء کی بڑی قدر کرتے تھے اور ان کی مجلس میں بیٹھنا سعادت سمجھتے تھے۔

آپ کی رحلت سے جامعہ سلفیہ ایک ہمدرد بزرگ سے محروم ہوا ہے۔